B.A. Part - III

Paper - VI

Page - I

Section - prose

Date - 14.08.2020

Topic - Aangan Ki Plotnigari Ka Jayeza

آنگن کی پلاٹ نگاری کا جائزہ

کسی ناول کا عناصر ترکیبی میں سب سے اہم چیز پلاٹ ہے۔ اس کی حیثیت ڈھانچہ کی ہوتی ہے۔ عام طور پر پلاٹ اور قصہ میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا ہے۔ لوگ پلاٹ اور قصہ کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں مگر ان میں فرق ہے۔

عموماً پلاٹ کی دو قسمیں ہوتی ہیں یا پلاٹ دو طرح کی ہوتی ہیں۔

(۱) ڈھیلا پلاٹ (۲) گٹھا ہوا پلاٹ

ناول "آنگن" خدیجہ مستور کی نہایت عمدہ شاہکار ہے۔ فن پلاٹ نگاری نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اس ناول کو دو ابواب میں بعنوان ماضی اور حال میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ناول کی ابتدا عالیہ کے مرد ذہن کی پرواز کے طور پر پیش کی جاتی ہے جب عالیہ کے والد جناب مظہر صاحب ایک انگریز افسر کو ڈنڈے مار کر زخمی کر دیتے ہیں تو ان کو واردات قتل کا مجرم قرار دے کر سات سال کی سزا ہو جاتی ہے۔ اس حادثہ کے بعد عالیہ اپنی والدہ کے ساتھ اپنے بڑے چچا اظہر صاحب کے گھر آجاتی ہے۔ اس گھر میں وہ رات بھر جاگتی رہتی ہے اور ماضی کے داستان دار ادوار کو یاد کرتی ہے۔

اس کے دادا جناب مظفر صاحب ایک بڑے خاندانی جاگیردار تھے۔ لیکن ان کی فطرت عیش پسند تھی۔ عالیہ کی دادی ایک نہایت بارعب خاتون تھیں۔ وہ خود جاگیردارنی جیسی تھیں۔ وہ سخت مزاج طبیعت کی مالک تھیں۔ اس کے دادا بھی کئی داشتہ رکھتے تھے۔ اپنے گھر کی فکر کم تھی۔ عالیہ کے دادا مظفر صاحب کو چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

بڑی بیٹی سلمیٰ چودہ سال کی عمر میں بدچلن ہو گئی تھی۔ گھر کے ایک ملازم جو گھر کا شتکار تھا اس کے ساتھ فرار ہو کر نکاح کر لیا۔ اس حادثہ کے بعد دادا کو صدمہ ہوا۔ عالیہ کی دادی نے بڑی سختی سے کچھ فیصلہ کرنا بالکل سمجھ لی تھیں۔ دادا نے اس کے بعد تمام داشتاؤں کو اور دیگر ملازموں کو جاگیرداری کے حدود سے باہر نکال دیا تھا۔ صفدر کی پرورش کا ذمہ داری عالیہ کے والد مظہر صاحب نے قبول کر لی تھی۔ صفدر ان کی بہن سلمیٰ کا بیٹا تھا۔ سلمیٰ کے مرنے کے بعد وہ مظہر صاحب کے سپرد ہو گیا تھا۔

دادا حضور واقعات سے اتنے پشیمان ہوئے کہ وہ جلد ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ان کی موت کے بعد جاگیرداری، حویلی فروخت ہو گئی۔ بیٹوں نے اپنا اپنا حصہ لے لیا۔ اور علیحدہ علیحدہ زندگی گزارنے لگے۔ عالیہ کے والد مظہر صاحب ملازمت کرتے تھے۔ وہ افسروں کے کوارٹر میں رہتے تھے۔ وہاں عالیہ مشن اسکول میں پڑھتی تھی۔ اس کی بڑی بہن تہمینہ دسویں تک پڑھنے کے بعد گھر میں رہ گئی تھی۔

صفدر بھائی بھی انٹر پاس کرنے کے بعد گھر میں مقیم تھے۔ عالیہ کے والد نے ان کو علی گڑھ بھیج کر بی۔ اے کرانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ عالیہ کی والدہ ان کے فیصلے کے خلاف تھیں۔ وہ صفدر کو گھر سے نکالنے پر آمادہ تھیں۔ لیکن عالیہ کے والد صفدر بھائی کو زیادہ تعلیم دلانا چاہتے تھے۔

علی گڑھ جا کر صفدر اشتراکیت کا علمبردار بن گیا اور کلکتہ چلا گیا۔ اس طرح اس کا تعلق منقطع ہو گیا۔ بڑے چچا اعظم صاحب نے اپنے حصے میں جو سرمایہ پایا تھا اس کے ذریعہ جو کچہری کی بڑی دکانیں اور ایک حویلی کے مالک بن بیٹھے تھے۔ لیکن وہ پہلے کانگریسی اور ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے۔ وہ اپنی پوری زندگی کانگریس کے لئے وقف کر چکے تھے۔ دوکانوں پر ان کے ایک منہ بولے بھائی جو کسم داس (?) کے فرزند تھے نگرانی کرتے تھے۔ ان کو اپنے گھر کی فکر نہ تھی۔ بڑی چچی ہی گھر چلا رہی تھیں۔

ماضی کا ملحقہ بار بار عالیہ کے ذہن پر چھا رہی تھیں۔ مزاج صاحب کی بیٹی کسم دیدی کی موت، بہن تہمینہ کا خودکشی وغیرہ اس کو بے چین کر رہی تھی۔ کبھی اپنے والد کو جیل کی سلاخوں میں بند دیکھو (?) ایسا لگتا ہے تو کبھی تہمینہ (?) کو گہری نیند میں سوتی ہوئی دیکھ کر یہ سوچنے لگتی تھی کہ ظفر چچا جو تہمینہ کے والد ہیں اپنی دوسری شادی کر کے خود حیدرآباد دکن میں رہتے ہیں اور چچی کو بے چارے چچا نے بیچاری کو بھول گئے ہیں۔

بڑے چچا نے اپنی جائیداد داؤ پر لگا دی (?) در اصل پال رہے ہیں۔ اب وہ مالی تنگی اور قرض میں ہیں۔ ان کی خوبصورت گھر کی ایک قدیم ملازمہ کریمن بوا۔ کریمن بوا کی والدہ دادی کے جانے کے بعد سامان جہیز کے ساتھ بطور خادمہ آئی تھیں۔ وہ ہر دل عزیز خادمہ تھی۔

عالیہ کے بڑے چچا کو کسی کٹر ہندو نے شہید کر دیا۔ معاوضے میں سرکار کی طرف سے پنشن اور وظیفہ دینے کا اعلان ہوا۔ لیکن بڑی چچی نے قبول نہیں کیا۔ بالآخر جمیل بھائی کو جیل میں مستقل جگہ پر نوکری مل گئی۔

عالیہ کی ملاقات شکیل اور صفدر بھائی سے بھی پاکستان میں ہوئی۔ شکیل وہاں بھی آوارہ گردی اور چوری کرتا تھا۔ وہاں کی پولیس اس کو گرفتار کرنے کے لئے دوڑ رہی تھی۔ جب کہ صفدر بھائی اشتراکیت سے توبہ کر کے سرمایہ داری کا خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ ایکسپورٹ اور امپورٹ کے لئے لائسنس کی درخواست دے چکے تھے۔ عالیہ کو ان کی ذات سے پہلے سے بھی زیادہ نفرت ہو گئی تھی۔ وہ مرد کے کردار میں دغا ہی محسوس کرتی تھی۔ اس نے کنواری رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ اپنے فیصلہ پر قائم رہی۔ اسکول کی ملازمت کے بعد فرصت کے اوقات میں وہ مہاجر کیمپ میں رضاکارانہ طور پر کام کرتی تھی۔ وہ مطمئن تھی۔ وہ اس ناول کی مرکزی کردار اور فعال شخصیت کی شکل نظر آتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ "آنگن" ناول خدیجہ مستور کی نہایت عمدہ شاہکار ہے۔ فن پلاٹ نگاری نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ اس ناول کو پلاٹ نگاری کے لحاظ سے ایک عمدہ ناول قرار دیا گیا ہے۔